مقالہ در تحقیق

ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کیلئے استعمال؟

مولانا مفتی محمد الحسن گونڈوی

رئیس جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام غازی آباد (انڈیا)

الحمد للّٰہ الذی وفقنا ان نتبع مسالک ائمة الھدیٰ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی شمش الھدایة و التقی ھو الوافق و المعین.

تاریخ شاید ہے کہ ثقافت اور فکر دو ایسی بنیادیں ہیں جو کسی معاشرہ کی روح اور شعور کی ترجمانی کرتی ہیں اور ان ہی دونوں میں ترقی کے ذریعہ انسان سوسائٹی کے دوسرے مراکز تک پہنچ سکتا ہے چنانچہ جو قومیں اپنی ثقافت اور فکر کو چھوڑ کر دوسری قوموں سے متاثر ہوتی ہیں وہ اپنے تشخص سے محروم ہو جایا کرتی ہیں۔ اس وقت عالمِ اسلام کی جو صورت حال ہے وہ اس اعتبار سے انتہائی سنگین اور دوررس نتائج کی حامل ہے کہ ہر طرف خواہ وہ فکری ہو یا ثقافتی مذھبی ہو یا تمدنی مغربی یلغار ہے جسکی وجہ سے عالمِ اسلام نہ صرف مادی اور انسانی خسارے سے دوچار ہو رہا ہے بلکہ اس کو اپنی تہذیب وثقافت دین وعقائد بجائے بھلی معلوم ہونے کے بری معلوم ہونے لگی ہے لہٰذا ایسے پر آشوب حالات میں علماء کی ذمہ داری تھی کہ وہ سوچیں، اور اس کا حل نکالیں ماشاء اللہ ایسے وقت میں جمعیت علماء ہند کا ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے استعمال کے سلسلے میں سیمنار کرنا اسی کی ایک کڑی ہے جو انتہائی خوش آیند قدم ہے جس کا سراہا جانا یقینی اور لابدی ہے، کیونکہ اس سلسلے میں سائنسی تحقیقات تو موجود ہیں۔ لیکن علماءِ حق نے ان تحقیقات پر کوئی تجزیہ نہیں فرمایا ہے۔

لہٰذا مسئلہ کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے موجودہ دور میں ٹیلی ویژن میں ابتلائے عام ہونے اور اس کے فتنوں کے متعلق جو سوال نامہ پیش کیا گیا ہے اس کی مختصر تحقیق بالترتیب مندرجہ ذیل ہے:

شریعت میں تصویر کی تعریف کیا ہے:

صاحب لغت الفقہاء نے تصویر کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

الصورة بضم الصاد وفتح الراء جمع صور وصور الشکل. وفی الا صطلاح ،التمثال المجسم شکل مخلوق من مخلوقات اللہ تعالیٰ مجسمة کانت غیر مجسمة ،والفقھاء القدام غیر الطحاوی وطائفة معہ لایفرقون بین التمثال وغیرہ ویطلقون علی الجمیع. (لغت الفقھاء /٢٧٧)

تصویر اصطلاح شرع میں اللہ کی مخلوق کی شکل بنانے کو شکل کو کہتے ہیں چاہے وہ شکل ذی جسم ہو یا غیر ذی جسم ہر ایک تصویر میں داخل ہے۔

لسان العرب میں ان الفاظ کے ساتھ تعریف کی گئی ہے۔ التصویر لغةً ضع الصورة وصورة الشئ ھي ھیئة الخاصة التی

بتمیزهامن غیره. (وهكذاعلى الموسوعة الفقهية ١٢/٢٩)
یعنی تصویر خاص ہیئت کا نام ہے جو دوسرے سے اس کو ممتاز کردے اس کے علاوہ دیگر تعریفیں بھی کی گئیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔
والتصوير ايضاضع الصورة التي هي تمثال الشيء اى مايماثل الشيء ويحكى هيئته التي هو عليها،سواه كانت الصورة مجسمة اوغير مجسمة اوكما يعبر بعض الفقهاء ذات ظل او غير ظل والمراد بالصورة المجسمة او ذات الظكل،كانت لها ثلاثة ابعاد،اى لها حجم،بحيث تكون اعضاؤها نافرة يمكن ان تتميز باللمس،بالاضافة الى تميزها بالنظر،واما غير المجسمة او التي ليس لها ظل،فهي السطحة اوذات ابعدين وتتميزا عضاؤها باالنظر فقط،دون اللمس.الخ. (الموسوعة الفقهية ١٢/٩٣)
اس عبارت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ چیز جو کسی کی ہیئت بیان کرے خواہ وہ مجسم ہو یا غیر مجسم سایہ دار ہو یا غیر ذی سایہ ایسے تصویر کا نام دیا جائے گا اور حضرت عباسؓ سے مروی ہے: الصورة الرأس فاذا قطعت الراس فليس بصورة.(السنن الكبرى للبيهقي ٤٤١/٧)
یعنی تصویر سر کو کہتے ہیں اور جب سر کاٹ دیا جائے تو وہ تصویر نہیں رہتی۔ اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی نے تصویر کی ایسی تعریف کی ہے جو دیگر لوگوں سے مختلف ہے لیکن ان کی تعریف فہم کے قریب تر ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب (درسِ ترمذی) میں تحریر فرماتے ہیں کہ تصویر وہ ہے جو علیٰ صفته الدوام ثابت اور مستقر کردی جائے لہٰذا اگر کوئی شکل علیٰ صفۃ الدوام ثابت اور مستقر نہیں ہے تو پھر وہ تصویر نہیں ہے۔

ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آنے والی صورتوں پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟

دوسری بحث ٹیلی ویژن پر آنے والی تصویروں کے متعلق ہے۔
تو اس بارے میں اصولی طور پر یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ فقہاء متقدمین کے سامنے تصویر کی جتنی صورتیں تھیں وہ انھیں مع علل واحکام بیان کرگئے اور اسکے اصول وفروع بھی متعین کرگئے اور چونکہ انکے زمانہ میں مشینوں کے ذریعہ فوٹو بنانے کا کہیں وہم وگماں بھی نہ تھا اس لئے انھوں نے موجودہ دور کے تصویر آلی کے سلسلے میں کوئی بحث نہیں فرمائی اس لئے کہ فوٹوگرافی، اور تصویر آلی ۱۸۲۷ء یا ۱۸۳۹ء میں ایجاد ہوئی اسی طرح ٹیلی ویژن کو اسکاٹ لینڈ کے جان لیوگی بائرڈ نے ایجاد کیا اس کے بعد ویڈیوگرافی وغیرہ ایجاد ہوئی اور یہ چیزیں دن بدن ترقی کرتی گئیں یہاں تک کہ انٹرنیٹ اور موبائل کیمرہ وغیرہ وجود میں آئے، اور تصویر، ملکی جنگی، تمدنی، حفاظتی انتظامات میں داخل کی گئی اور میڈیا کا مسئلہ یعنی ابلاغی، یا اعلامی ضروریات کا سامنا ہوا اور دن بدن اس کی ضرورت بڑھتی ہی جارہی ہے۔ لہٰذا اب اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ کس آلے کی تصویر اور پروگرام جائز ہے اور کس کی ناجائز۔ تو جاننا چاہیئے کہ ٹی وی پر نشر ہونے والے پروگرام دوطرح کے ہوتے ہیں ذیل میں دونوں کو بالتفصیل مع حکم کے بیان کیا جارہا ہے۔
پہلی قسم: وہ ہے جس کے اندر پہلے سے کوئی چیز محفوظ نہیں ہوتی وہ براہ راست دکھائی جاتی ہے جیسے کوئی آدمی ٹی وی اسٹیشن سے کچھ نشر کررہا ہو، یا بڑے بڑے پروگراموں کو مشینوں کے ذریعہ پورا پروگرام ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے جو ٹیلی ویژن کے اسکرین پر آتا رہتا ہے اور

اس میں رکارڈنگ وغیرہ کا کوئی واسطہ نہیں رہتا ہے۔تو اس پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ جو براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے یہ جائز ومباح کیونکہ اس شکل میں اسکرین پر آنے والی تصویر محض عکس ہے اس لئے کہ اس کا رکارڈنگ سے کچھ تعلق نہیں بلکہ دوربین کی طرح دور دراز بیٹھا ہوا آدمی اس مشین کے ذریعہ سے ہر جگہ نظر آجاتا ہے اور اگر وہ ٹی وی اسٹیشن سے ہٹ جائے اسکی تصویر اسکرین پر باقی نہیں رہتی لہٰذا یہ قسم عکس کے مانند ہے کیونکہ تصویر وہ ہوتی ہے جس کو کسی چیز پر علیٰ صفة مدوام ثابت اور مستقر کرلیا جائے اور اس شکل میں ثبات اور استقرار نہیں پایا جاتا لہذا یہ صرف عکس ہے تصویر نہیں تو یہ شکل جائز ومباح ہوگی۔

دوسری قسم: وہ ہے کہ جس میں ایک پروگرام کو ویڈیو کیسٹ یا سی ڈی میں ریکارڈ کرکے پھر اس ٹیلی وژن اسکرین پر دکھایا جاتا ہے۔
براہ راست اس کو نشر کیا جاتا ہے کہ یہ شکل عکس کی ہے تصویر نہیں کیونکہ اگر اسکی ریل کو خوردبین لگا کر دیکھیں تو بھی کچھ نظر نہیں آتا یعنی اس کی ریل میں کوئی چیز محفوظ نہیں رہتی بلکہ جب اس کو وی سی آر یا کمپیوٹر میں لگاتے ہیں تو وہ فضاء میں بکھرے ہوئے شعاعوں کو کھینچ کر متشکل کردیتا ہے اور مشین سے ہٹتے ہی سب کا سب غائب ہوجاتا ہے۔لہٰذا اس دوسری قسم کا بھی وہی حکم ہوگا جو قسم اول کا ہے۔
تفصیل بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اسکرین پر آنے والی تصویر عکس ہوتی ہے تصویر نہیں، کیونکہ تصویر اسکو کہتے ہیں جو کسی چیز پر علی صفة الدوام ثابت اور مستقر ہوجائے، جب کہ ٹی وی کی اسکرین پر آنے والی تصویر ثابت اور مستقر نہیں رہتی لہذا وہ عکس ہی ہے تصویر نہیں، اور دونوں کا حکم بھی یکساں ہوگا۔

اسکرین پر آنے والی تصویر کی حرمت ظنی ہے یا قطعی:

اس سلسلے میں گذشتہ بحث کے تحت یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ اسکرین پر آنے والی تصویر، تصویر نہیں بلکہ محض وہ عکس ہے جو جائز اور مباح ہے لیکن جن علماء نے اسکرین پر آنے والی تصویر کو تصویر مانا ہے ان کے نزدیک بھی، اس کی حرمت ظنی ہے قطعی نہیں، کیونکہ حدیث تصویر (اشد الناس عذابایوم القیامت المصورون. بخاری. ۸۸۰/۲ ،مسلم ۲۰۱/۲ ،مشکوۃ المصابیح ۳۸۵)
کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ آیا یہ حرمت صرف مجسمہ اور تماثیل کیلئے ہے یا کیمرے وغیرہ کی تصویر آلی بھی اس میں داخل ہے۔
چنانچہ علماء عرب نے اس حدیث کو صرف مجسمہ اور ماقبل کے حق میں قطعی مانا ہے اور اس کی وجہ سے تصویر آلی کو علماء کرام قرار دیتے ہیں اور چونکہ نزول قرآن کے وقت تصویر آلی کا وجود نہ تھا اس لئے اس میں قدرے تاویل کی گنجائش نکل آئے گی لہٰذا یہ حدیث تصویر آلی کے سلسلے میں ظنی الثبوت ہوگی، اور دلیل ظنی سے حرمت قطعیہ کا ثبوت نہیں ہوتا، بلکہ دلیل ظنی سے کراہت تحریمی کا ثبوت ہوتا ہے جو کہ حرام کے قریب ہے اور حاجت، ضرورت کے وقت جائز اور مباح ہوجاتا ہے لہٰذا جو لوگ اسکرین پر آنے والی تصویر کو، تصویر میں شامل مانتے ہیں انکے نزدیک بھی بوقت ضرورت جائز ہوجائیگی۔ جبکہ ماقبل میں یہ بات واضح کی جاچکی ہے کہ اسکرین پر آنے والے تصویر، تصویر نہیں ہے لہٰذا وہ جائز اور مباح ہے۔

دینی مقاصد کے لئے ٹیلی ویژن کا استعمال:

موجودہ دور میں اقدامی یا دفاعی طور پر ٹیلی ویژن استعمال نہ کرنے کی وجہ سے جو غلط فہمیاں اور گمراہیاں پھیل رہی ہیں ان کا مناسب توڑ اور مسکت جواب بغیر اسے استعمال میں لائے انتہائی مشکل امر ہے لیکن سب سے اہم چیز اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر جواز کا فتویٰ دیا گیا تو یہ ایک ایسا فتنہ ہوگا جس سے ہما شما کوئی بھی نہ بچ سکے گا لیکن جب ایک چیز اپنی اصل کے اعتبار سے یعنی فی نفسہ مباح ہے اور قبیح لغیرہ ہے تو اس قبح کو دور کر کے اس کا استعمال جائز ہوگا اور اگر اس کا استعمال کرنے والا غیر مشروع نشریات کو دیکھتا ہے اور فعل قبیح کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔ لیکن جو جائز نشریات ہیں اس کا دیکھنا جائز ہوگا۔

ٹیلی ویژن پر اسلامی نشریات:

ٹیلی ویژن کو آلہ لہو کہہ کر اس پر اسلامی نشریات کو ناجائز کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ ٹی وی فی نفسہ قبیح نہیں ہے بلکہ اس میں قباحت عوارض کی وجہ سے ہے لہٰذا جب اس کے قبح کو دور کر دیا جائے تو پھر اس کا استعمال جائز ہوگا اور اس پر اسلامی تعلیمات کی اشاعت کرنا صحیح ہوگا۔

مسلمانوں کا اسلامی چینل قائم کرنا:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسکرین پر آنے والی تصویر، تصویر نہیں۔ اور جن لوگوں نے اس کو تصویر کہا ہے ان کے نزدیک بھی دلیل ظنی سے اس کا تصویر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں ملکی یا دینی ضرورت مثلاً باطل عقائد ونظریات کی تردید، اور صحیح عقائد ونظریات کی ترویج یا ناواقف لوگوں کو دین سکھانے کے لئے اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت کے لئے اسلامی چینل کا قیام جائز ومباح ہوگا۔ اور اسلامی چینل کا قیام اس شرط کے ساتھ جائز ہوگا کہ جہاں تک ممکن ہو ٹیلی ویژن پر سے پروگرام مرتب کئے جائیں جو صرف صوتی ہوں اس میں تصویریں نہ ہو۔

اور اگر فسادات وغیرہ کی تصویریں شائع کی جائیں، تو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

(۱) انتہائی ضروری تصویریں شائع کی جائیں۔

(۲) جہاں تک ہو ممکن ہو مکانات اور گاڑیوں (غیر ذی روح) کی تصویریں شائع کی جائیں۔

(۳) اگر جانداروں کی تصویریں نشر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو حتی الامکان مقطوع الراس تصویریں دی جائیں۔

(۴) جنگی حالات میں دشمنوں کی، مشقیں اور ان کے آلات چلانے کے طریقہ استعمال شائع کیے جائیں۔

(۵) بوقت ضرورت جاندار کی بھی تصویریں شائع کی جاسکتی ہیں۔

لیکن علماء کو اس سلسلے میں ہر وقت ہوشیار رہنا ہوگا کوئی چینل حدودِ شرع سے تجاوز نہ کر پائے، اگر ان شرائط کے ساتھ چینل کا قیام ممکن ہو تو اس کی اجازت ہوگی۔

ملی پرگراموں میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو کا استعمال:

اعلامی تصویروں سے خدمت لینا جب کہ دیگر وسائل اس تصویر کے قائم مقام نہ ہوسکیں یا دیگر وسائل سے ممکن تو ہو مگر تاخیر ہے، اور حالات عجلت طلب ہوں، جیسے کہ جنگی حالات میں جدید اسلحہ چلانے کی ٹریننگ دینا، یا دشمن کے ہتھیار سے اپنی حفاظت کا طریقہ سمجھانا، اسی طرح جب اس اعلامی تصویر سے مصلحتِ عامہ منسلک ہو، نیز وہ بقیہ تمام محرمات ومفسدات سے خالی ہو تو ایسی صورت میں ٹیلی ویژن پر ملی کانفرسوں اور دیگر اجلاسوں کا دیکھانا جائز ہوگا اسی طرح بعض شہروں میں آنے والے حادثات جیسے زلزلہ طوفان وغیرہ تو چونکہ ان سے بہت سے فوائد منسلک ہیں اس لئے وہ جائز ہونگے۔ لیکن جب تصویر کا دکھایا جانا ضروری نہ ہو یا اس پر مصلحت عامہ معتبرہ مبنی نہ ہو تو پھر اس کو دکھانا مناسب نہ ہوگا۔ یجوز استخدام الصور اعلامیۃ جلعت تماما من من ملاحظۃ المحرم. مصلحۃ عامۃ الخ (احکام التصویر /۵۰۹)

انٹرنیٹ کے پروگراموں کی شرعی حیثیت:

انٹرنیٹ کے پروگراموں کی شرعی حیثیت مذکورہ بالا تفصیل کے جزءثانی اور جزءثالث سے واضح ہے کہ اگر پروگرام اسلام کے تعارف اور صحیح نظریات کی ترویج اور باطل نظریات کی تردید کے بارے میں ہے۔ تو پھر اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں۔ بلکہ وہ اشاعتِ اسلام کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ جو اہلِ علم سے نہیں لیکن اگر فاسد نظریات اور غیر مشروع پروگراموں پر مبنی ہو تو پھر اس کا دیکھنا اور اس کا سننا جائز نہ ہوگا، اور چونکہ انٹرنیٹ کوئی غیر اختیاری چیز نہیں ہے بلکہ اسکے چلانے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ جس پروگرام کو چاہے دیکھے اور جس کو چاہے نہ دیکھے لہٰذا اس کی حیثیت شریعت میں وڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کی ہوگی، کہ اگر اچھے کاموں میں استعمال کیا جائے تو اچھا ہے اور اگر برے کاموں میں استعمال کیا جائے تو برا ہے۔ اور اس کا وبال خود اس کے چلانے اور استعمال کرنے والے پر ہوگا۔

اسلام کے تعارف کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال:

اسلامی تعلیمات کے تعارف اور صحیح عقائد ونظریات کی ترویج اور باطل عقائد ونظریات کی تردید نیز تفسیر قرآن وتشریح حدیث فقہ وفتاوی کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال جائز اور مباح ہے اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے۔

انٹرنیٹ پر تلاوت قرآن وتفسیر کو بالتصویر شائع کرنا:

انٹرنیٹ پر علماء حق کے بیانات تفسیر قرآن اور تشریح حدیث بالتصویر شائع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ جب یہ بات مسلم ہے۔ کہ اسکرین پر آنے والی تصویر، تصویر نہیں ہے تو پھر اس میں قباحت بھی نہ ہوگی لہذا علماء حق کے بیانات کو بالتصویر شائع کرنا جائز ہوگا۔ لہٰذا ماظہر لی۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ محمدالحسن گونڈوی، ۸ مارچ ۲۰۰۶ء